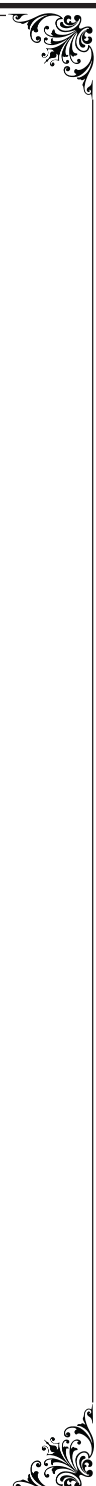
شَہرُ رَمَضانَ

رمضان کا مہینہ اور کرنے کے کام



ڈاکٹر فرحت ہاشمی

eBook



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

کے نام سے

جو بہت مہربان

نہایت رحم کرنے والا ہے

نام کتاب ------------ شَهْرُ رَمَضَانَ

تالیف ------------ ڈاکٹر فرحت ہاشمی

ناشر ------------ الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ------------ سوم

ISBN ------------ 978-969-8665-21-0

تعداد ------------ تیس ہزار

قیمت ------------

تاریخ اشاعت ------------ 23 جون 2012ء، 2 شعبان 1433ھ

ملنے کے پتے

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-51-4434615 +92-51-4436140-3

Email: salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

کراچی: 30-اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی، پاکستان

فون: +92-21-34528548 +92-21-34528547

امریکہ: PO Box 2256 Keller TX 762 44

Ph: (817)-285-9450 (480)-234-8918

Email: alhudaonlinebooks@ymail.com

کینیڈا: 5671 McAdam Rd Mississauga Ontario L4Z IN9 Canada

Ph:(905)-624-2030 (647)-869-6679

www.alhudainstitute.ca

شَهرُ رَمَضانَ

رمضان کا مہینہ اور کرنے کے کام

قرآن وسنت کی روشنی میں

ڈاکٹر فرحت ہاشمی

شَہرُ رَمَضَانَ

ترتیب

مقدّمة

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا اور وہی اِس کا رازق ہے۔ اُس نے انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے آسمان سے رزق کے ساتھ ساتھ ہدایت بھی اتاری اور زندگی کے ہر معاملے میں اپنی مخلوق کی رہنمائی فرمائی۔ خالق کائنات نے یہ بھی بتایا کہ میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اس مقصد کے لیے اس نے رسول بھیجے اور ان کے ذریعے انسان کو اپنی عبادت کے عملی طریقے سکھائے۔ آخری پیغمبر محمد ﷺ کے ذریعے دین کو مکمل کیا۔ آپؐ نے زندگی کے ہر معاملے میں خواہ وہ عبادات ہوں یا معاملات ان سب میں بہترین معیار قائم کر کے دکھایا۔ عبادات میں سے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو فرض کا درجہ دیا گیا۔

نماز روزانہ کی عبادت ہے جبکہ روزہ سالانہ عبادت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مبارک مہینہ کا انتخاب کیا اور اسے دوسرے تمام مہینوں پر فضیلت بخشی۔ رمضان کی اسی فضیلت اور اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے یہ کتاب لکھی گئی ہے تاکہ اس ماہ میں شعوری عبادت کے ذریعے اس کی رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور استفادہ کیا جاسکے۔

اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ وہ رمضان میں خلوص نیت کے ساتھ کثرت سے نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور تقرب الی اللہ کے راستے کی تمام اندرونی اور بیرونی رکاوٹوں کو دور کر دے اور اس کاوش کو اپنے لیے خالص کر لے، اور ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کی تیاری میں کسی بھی طرح سے مدد کی انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے، اسے آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنا دے اور اسے پڑھنے والوں کے لیے فائدہ مند بنا دے۔ آمین

فرحت ہاشمی

1، اگست 2011ء

29، شعبان المعظم 1432ھ

رمضان کی قیمتی گھڑیوں سے بھرپور استفادہ کے لیے رہنما کتاب خود پڑھیے اور دوسروں کو بھی متعارف کروایئے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ

الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ

یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫

وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (البقرة:185)

’’رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے

جو انسانوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست

دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں

پس جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس مہینے کے روزے رکھے

اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔

اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا

اور یہ کہ تم روزوں کی تعداد پوری کرو

اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں نوازا ہے

اس پر اُس کی بڑائی بیان کرو

تا کہ تم شکر گزار بنو۔‘‘

مَرحَبا رَمَضَان

خوش آمدید رمضان

شعبان کا چاند طلوع ہوتے ہی رمضان کی خوشبو آنے لگتی ہے۔ دل میں خوشی کے جذبات امنڈ نے لگتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو ایک معزز مہمان کی آمد آمد ہے جو سب کے لیے رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کے خزانے لیے آرہا ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ گزشتہ رمضان میں عبادت کر رہے تھے مگر! آج وہ دنیا میں موجود نہیں۔۔۔ آج وہ مساجد میں نہیں۔۔۔ قبرستانوں میں ہیں۔۔۔

کتنے ہی لوگ ہیں جو جسمانی یا ذہنی بیماری، بڑھاپے یا کسی اور عذر کی وجہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہیں۔

پس وہ خوش نصیب جنہیں اس رمضان سے استفادہ کا موقع مل رہا ہے انہیں چاہیے کہ پوری محبت سے رمضان کو خوش آمدید کہیں، نیکی کے تمام مواقع سے خوب فائدہ اٹھانے کے لیے پورے جوش وخروش سے تیاری شروع کر دیں اور رمضان کی آمد کے ساتھ ہی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی پکار پر دل وجان سے لبیک کہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَابَاغِيَ الْخَيْرِ! أَقْبِلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ! أَقْصِرْ ''اور ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: اے نیکیوں کے طالب! آگے بڑھ اور اے برائیوں کے طالب! باز آجا۔ (سنن الترمذی: 682)

کرنے کے کام

- ماہ شعبان کے نصف اوّل میں روزے رکھیں خصوصاً گزشتہ رمضان کے قضا روزے لیکن پندرہ شعبان کے بعد رمضان کی تیاری اور جسم کی قوتوں کو بحال کرنے کے لیے روزے نہ رکھیں۔
- ایسی کتب کا مطالعہ کریں یا لیکچرز سنیں جن کے بعد روزے سے متعلق احکامات تازہ ہو جائیں تاکہ پورے آداب وشرائط کے ساتھ روزہ رکھ سکیں۔
- گھر والوں، دوست احباب اور ہمسائیوں کے ساتھ رمضان کے بارے میں باہم گفتگو کر کے انہیں ذہنی طور پر رمضان کے لیے تیار کریں۔
- رمضان سے متعلق معلومات، کتب، کیسٹس، سی ڈیز لوگوں تک پہنچائیں یا انہیں بطور تحفہ دیں۔

• گھر کی صفائی اچھی طرح کرلیں۔تمام اشیاء کومنظّم طریقے سے رکھ لیں مثلاً کام کے دوران قرآن مجید سننے کے لیےسی ڈی اورکیسٹ پلیئر، دعاؤں کی کتب وغیرہ۔

• تمام ضروری کام مثلاً ماہانہ راشن، تمام اہل خانہ، ملازمین اور زیرکفالت افراد کے لیے عید کے کپڑے، دوستوں رشتہ داروں کے لیے عید کے تحائف وغیرہ کی خریداری کرلیں تا کہ رمضان کی عبادت میں خلل واقع نہ ہو۔

• صدقہ وخیرات کے لیے رقم اورضروری چیزیں الگ کرلیں اوراس بات کاتعین بھی کرلیں کہ کس کس کو، کتنا، کیااور کب دینا ہے۔

• روزمرہ کے کاموں کی فہرست بنالیں اسی طرح عبادات مثلاً قرآن مجید کی تلاوت ، حفظ ،نوافل، ذکر، دعا اورصدقہ وغیرہ کے لیے اہداف (goals) کاتعین کرنے کے علاوہ ان کے لیے اوقات کی منصوبہ بندی بھی کرلیں۔

• سہولت کے لیے دن کے اوقات کومندرجہ ذیل طریقے پرتقسیم کرلیں مثلاً **• فجر سے طلوع شمس تک** نماز فجر، تلاوت قرآن مجید، صبح کے اذکار، مطالعہ دینی کتب **• طلوع شمس سے ظہر تک** اشراق وچاشت کےنوافل، دورۂ قرآن سننا یا کروانا، نمازظہراورروزمرہ کے کام کاج **• ظہر سے عصر تک** قیلولہ ودیگرضروری کام اور نمازعصر **• عصر سے مغرب تک** افطاری کی تیاری، شام کے اذکارودعائیں **• مغرب سے عشاء تک** افطاری، نمازمغرب، کھانااورتراویح کی تیاری پھر نمازعشاءاورتراویح کے بعدرات کاایک حصہ آرام، **سحری سے قبل** نوافل، استغفاراورسحری کی تیاری اور پھر نئے دن کا آغاز۔

• اس بات کا پختہ عزم کرلیں کہ اس ماہ میں ایمانی وروحانی ترقی ، اخلاقی بہتری اورنیکیوں میں سبقت لے جاناہےاوراس رمضان کوپچھلے رمضان سے بہتر بنانا ہے۔

یادرکھیں! کہ یہ گنتی کے چنددن ہیں لہٰذا

• زیادہ وقت عبادات اور باعثِ اجر کاموں پر لگائیں۔
• مباح اورذاتی ضروریات کی تگ ودوپرکم وقت لگائیں۔
• غیرضروری مصروفیات ترک کردیں۔

اِستقبالُ رَمضان

استقبال رمضان دعاؤں کے ساتھ

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں کیونکہ آمدِ رمضان کا فیصلہ چاند دیکھنے پر ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَافْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا (صحیح مسلم: 2514) ''جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو افطار کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس روزے پورے کرلو۔''

رمضان کا استقبال خوشی اور دعاؤں کے ساتھ کریں اور چاند دیکھ کر درج ذیل دعائیں مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ (سنن الترمذی:3451)

''یا اللہ! ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما،

(اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ

(الکلم الطیب:162)

''اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

اللہ کرے ہمارا یہ رمضان گزشتہ تمام رمضانوں سے زیادہ بہتر ہو! آمین

رمضان

شَهرُ الرَّحمَةِ وَالبَرَكَةِ

رحمت وبرکت کا مہینہ

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے۔شیاطین کو قید کر کے اپنے بندوں کو نیکی کے کاموں کی رغبت دلاتا ہے تاکہ بھلائی کے کام کرنا ان کے لیے آسان ہو جائیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَت اَبوَابُ الرَّحمَةِ (صحیح مسلم:2496) ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' ایک اور روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قَد جَاءَ کُم رَمَضَانُ، شَهرٌ مُّبَارَكٌ، اِفتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیکُم صِیَامَهُ، تُفتَحُ فِیهِ اَبوَابُ الجَنَّةِ وَتُغلَقُ فِیهِ اَبوَابُ الجَحِیمِ وَتُغَلُّ فِیهِ الشَّیَاطِینُ، فِیهِ لَیلَةٌ خَیرٌ مِّن اَلفِ شَهرٍ، مَن حُرِمَ خَیرَهَا فَقَد حُرِمَ (مسند احمد، ج:7148,12) ''تحقیق تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔یہ برکتوں والا مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو تحقیق وہ محروم ہی رہا۔''

کرنے کے کام

- اللہ کی رحمت پانے کے لیے ہر اچھے کام مثلاً عبادات، صدقہ خیرات، دوسروں کی مدد، سلام اور مسکراہٹ وغیرہ میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔
- اس دعا کو زبانی یاد کر لیں اور صبح و شام پڑھیں یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ بِرَحمَتِكَ اَستَغِیثُ اَصلِح لِی شَانِی کُلَّهُ وَلَا تَکِلنِی اِلٰی نَفسِی طَرفَةَ عَینٍ (سنن الکبری للنسائی:10404) ''اے زندہ اور قائم رہنے والے! تیری رحمت کے سبب سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سب کاموں کی اصلاح فرما دے اور پلک جھپکنے تک کے لیے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر۔''

رَمَضَان

شَهُرُ الصِّيَامِ

روزوں کا مہینہ

روزہ اس ماہ کی خصوصی عبادت ہے جو شعبان المعظم ۲ھ میں فرض کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں 9 برس رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ روزہ پہلی اُمتوں پر بھی فرض تھا اس غرض کے لیے رمضان کا مہینہ اُمت مسلمہ کے حصے میں آیا ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَآاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ (البقرة:183) ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اس طرح فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔''

دوسری جگہ فرمایا: فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ (البقرة:185) ''پس تم میں سے جو اس مہینے کو پائے تو چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔''

حدیث سے بھی روزے کی فرضیت ثابت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بُنِيَ الۡاِسۡلَامُ عَلٰى خَمۡسٍ: شَهَادَةِ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَ رَسُوۡلُهُ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيۡتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الۡبَيۡتِ، وَصَوۡمِ رَمَضَانَ (صحيح مسلم:113) ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

☆ روزہ فرض عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار فائدوں کا حامل اور اجر و ثواب کمانے کا ذریعہ بھی ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

روزہ جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے: ابو اُمامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے عمل کی بابت سوال کیا جو انہیں جنت میں داخل کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عَلَيۡكَ بِالصَّوۡمِ فَاِنَّهُ لَامِثۡلَ لَهُ (سنن النسائی:2222) ''تم روزہ کو لازم پکڑ لو کہ اس کی مانند کوئی چیز نہیں۔''

روزہ دار کے لیے جنت میں خصوصی دروازہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ فِي الۡجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ

الرَّيَّانُ يُدعَى يَومَ القِيامَةِ يُقَالُ:اَيْنَ الصَّائِمُونَ ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخلَهُ وَمَنْ دَخلَهُ لَم يَظْمَأ اَبَدًا (سنن ابن ماجه:1640) ''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن پکارا جائے گا روزے رکھنے والے کہاں ہیں؟ چنانچہ جو شخص روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا وہ اس میں داخل ہو جائے گا اور جو اس میں داخل ہو گیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

روزہ آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا (صحیح مسلم:2711) ''جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت پر رکھے گا۔''

روزہ دار کے منہ کی بِساند: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ (صحیح البخاری:1894) ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان روزہ دار کے منہ کی بساند اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

روزے کی جزا خود اللہ تعالیٰ دیں گے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهُ لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهِ (صحیح البخاری: 1904) ''ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزہ کے، بے شک وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔'' یہ ایک بہت بڑے شرف کی بات ہے کہ جہاں باقی عبادات کا اجر دس سے سات سو گنا بتایا وہاں روزے کا اجر مخفی رکھا گیا ہے کیونکہ درحقیقت یہ خود ایک مخفی عبادت ہے۔

روزہ ڈھال ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ (سنن ابن ماجه:1639) ''روزہ آگ سے ڈھال ہے جس طرح لڑائی میں تم میں سے کسی کی ڈھال ہوتی ہے۔'' یعنی روزے کی وجہ سے انسان بہت سے ان گناہوں سے بچ جاتا ہے جن کے ارتکاب کی صورت میں وہ جہنم میں جا سکتا تھا۔

☆ لغت عرب میں صیام ''مطلق رک جانے'' کو کہتے ہیں۔ شرعی اعتبار سے روزہ عبادت کے ارادے سے کھانے پینے، مجامعت اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے صبح صادق کے طلوع سے سورج کے غروب

تک اجتناب کرنا ہے مگر یاد رہے کہ روزہ صرف کھانا پینا ہی نہیں بہت سی بری عادات کے چھڑانے کا ذریعہ بھی ہے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ امام ابن الجوزی نے روزے کے تین درجے بتائے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہمارا روزہ کس درجے کا ہے۔

1-عام روزہ

- عام روزہ تو یہ ہے کہ خود کو پیٹ بھرنے اور شہوت سے روکے۔

2-خاص روزہ

- خاص روزہ یہ ہے کہ نظر، زبان، ہاتھ پاؤں، کان اور تمام اعضاء کو گناہ سے بچائے۔

3-خاص الخاص روزہ

- اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دل کو ردّی خیالات اور اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والے افکار سے پاک کر دے اور اس کی یاد کے سوا ہر چیز سے رک جائے۔ (منهاج القاصدين:77)

کرنے کے کام

- روزہ ایک فرض عبادت ہے جسے خالص نیت کے ساتھ صرف اللہ کی رضا کے لیے رکھیں۔
- کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ ہر گز نہ چھوڑیں۔
- روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے بچیں۔
- روزے کی حالت میں خاص طور پر زبان کی حفاظت کریں۔
- گھر میں عبادت کے لیے ایک جگہ مقرر کر لیں۔ جہاں ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہوں مثلاً جائے نماز، قرآن مجید، ذکر و اذکار کی کتب وغیرہ۔اس سے وقت کی بچت ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔(صحيح البخاری:38)

رمضان

شَهرُ السُّحُورِ وَالاِفطَارِ

سحری اور افطاری کا مہینہ

روزہ نفس کو اللہ کی اطاعت کا پابند بناتا ہے۔ بندہ اللہ کے حکم سے ایک خاص وقت تک کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور ایک مخصوص وقت میں (سحری) خواہ اس کا دل نہ بھی چاہ رہا ہو تو اللہ کی خوشنودی کے لیے کھاتا ہے۔ بعض اوقات سحری کھانے میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا جاتا ہے بعض لوگ سحری کرتے ہی نہیں، بعض وقت سے پہلے ہی کھا لیتے ہیں جب کہ تاخیر سے کھانا اخلاق نبوت میں سے ہے۔ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَفَعَهُ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ اَخلَاقِ النُّبُوَّةِ: تَعجِیلُ الاِفطَارِ وَتَاخِیرُ السُّحُورِ وَوَضعُ الْیَمِینِ عَلَی الشِّمَالِ فِیْ الصَّلَاةِ (صحیح الجامع الصغیر، ج:1، 3038) ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام اخلاق نبوت میں سے ہیں افطاری میں جلدی، سحری میں تاخیر اور نماز میں دائیں (ہاتھ) کو بائیں پر رکھنا۔

سحری کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے: بندہ مومن کے لیے سحری کھانے میں برکت ہے اور سحری کھانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِی السَّحُورِ بَرَکَةً (صحیح البخاری: 1923) ''سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سحری کے لیے بلایا اور فرمایا: هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ (سنن ابی داؤد: 2344) ''آؤ مبارک کھانا کھالو۔''

سحری اللہ کی عطا ہے: عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَتَسَحَّرُ فَقَالَ اِنَّ السَّحُورَ بَرَکَةٌ اَعطَاکُمُوهَا اللّٰهُ فَلَا تَدَعُوهَا (مسند احمد، ج:38، 23142) عبداللہ بن حارث نبی کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ نبی کریم ﷺ سحری کھا رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ سحری برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لیے اسے مت چھوڑا کرو۔

عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعدِ یکَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ عَلَیکُم بِغَدَاءِ السَّحُورِ فَاِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ

مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے اوپر صبح کا کھانا (یعنی سحری) لازم کرو اس لیے کہ وہ صبح کا مبارک کھانا ہے۔ (سنن النسائی: 2166)

سحری ضرور کھانی چاہیے اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ السَّحُوْرُ اَکْلُہٗ بَرَکَۃٌ فَلَا تَدَعُوْہُ وَلَوْ اَنْ یَجْرَعَ اَحَدُکُمْ جُرْعَۃً مِنْ مَاءٍ (مسند احمد، ج:11086,17) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سحری کھانا باعث برکت ہے اس لیے اسے ترک نہ کیا کرو، خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا کرو''۔

سحری کھانے والوں پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ (المعجم الأوسط الطبرانی، ج:6430,7)

''یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور فرشتے ان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

کھجور بہترین سحری ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ (سنن ابی داؤد: 2345)

''کھجور مومن کی بہترین سحری ہے۔'' سحری میں متوازن غذا استعمال کریں تا کہ دن بھر تروتازہ رہیں اور صحیح طور پر فرائض اور دیگر عبادات ادا کر سکیں۔

افطاری کا وقت خوشی کا وقت: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ (صحیح البخاری: 1904) ''روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے تو خوشی محسوس کرتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا''

افطار جلدی کرنا مسنون ہے: چنانچہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (صحیح البخاری: 1957) ''جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے بھلائی پر رہیں گے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ صَائِمًا فَلْیُفْطِرْ عَلَی التَّمْرِ، فَاِنْ لَمْ یَجِدِ التَّمْرَ فَعَلَی الْمَاءِ فَاِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ (صحیح الجامع الصغیر: 746) ''جب تم میں سے کسی نے روزہ رکھا ہو تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے۔ بلاشبہ پانی پاک کرنے والا ہے۔''

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ ،فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ (سنن ابی داؤد:2356)''رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجور تناول فرما لیتے۔ یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔''

افطاری کروانے کا اجر: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَطَّرَ صَائِماً ، كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ ،غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئاً (سنن الترمذی:807) جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اس اجر سے کم کوئی چیز نہیں ہوگی۔

کرنے کے کام

- سحری و افطاری کا اہتمام اعتدال کے ساتھ کریں کیونکہ یہ **شہر الطعام** نہیں بلکہ **شہر الصیام** ہے۔
- بہت مرغن غذاؤں اور پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کریں تاکہ جسم میں سستی پیدا نہ ہو۔
- بچا ہوا کھانا ضائع نہ کریں بلکہ کسی ضرورت مند کو دے دیں۔

افطار کی دعائیں: روزہ کھولتے وقت رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہتے تھے:

- **اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ** (مشکاة المصابیح:1994)(ضعیف)

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق سے افطار کیا۔''

- **ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ** (سنن ابی داؤد:2357)

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور (روزے کا) ثواب ان شاء اللہ پکا ہوگیا۔''

روزہ افطار کرانے والے کو یہ دعا دیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر یہ دعا دی: **اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ** (سنن ابی داؤد:3854)''روزے دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔''

رمضان
شَهرُ الغُفرَانِ
بخشش کا مہینہ

اللہ تعالیٰ بہت غفور رحیم ہے، واسع المغفرۃ ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، اُس کا وعدہ ہے کہ جو گناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے توبہ کرلیں وہ انہیں معاف کردے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ الۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الۡمَغۡفِرَۃِ ... (سورۃالنجم:32)

''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں ماسوائے صغیرہ گناہوں کے تو تیرا رب بڑا بخشش والا ہے۔''

انسان خطا کا پتلا ہے۔ زندگی میں چھوٹے بڑے گناہوں میں مبتلا ہوتا رہتا ہے جس پر اُس کو ندامت اور شرمندگی بھی ہوتی ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ کسی طرح ان گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہو اور اس دلدل سے باہر نکل آئے۔

رمضان گناہوں سے پاک ہونے کا بہترین موقع ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَرَمَضَانُ اِلَی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتُ مَا بَیۡنَهُنَّ اِذَا اجۡتَنَبَ الۡکَبَائِرَ (صحیح مسلم:552) ''ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے درمیان ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔''

دن کا روزہ اور رات کا قیام بخشش کا ذریعہ ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنۡ صَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَاحۡتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهِ (صحیح البخاری:38) ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

روزہ دار مرد و عورت کے لیے بخشش کا وعدہ ہے: ارشاد ہے: وَالصَّآئِمِیۡنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ ... الخ . اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا (الاحزاب 35) ''اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں ... اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔''

جو شخص رمضان پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ بدنصیب ہے: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا آمین آمین آمین، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا:

يَـا مُـحَـمَّـدُ مَنْ اَدرَكَ شَهرَ رَمضَانَ فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَاُدْخِلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِينَ فَقُلْتُ آمِينَ... (المعجم الكبير للطبراني: 2022) اے محمد ﷺ! اللہ اسے اپنی رحمتِ ربانی سے دُور کرے جس نے رمضان پایا پھر وہ مر گیا اور اس کی بخشش نہیں ہوئی حتیٰ کہ وہ جہنم میں داخل کر دیا گیا آپ کہیے آمین میں نے کہا آمین...

سحری کا وقت استغفار کے لیے بہت موزوں ہے: اللہ کے خاص بندوں کی صفت ہے کہ وہ اس وقت اللہ سے سرگوشیاں کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

وَبِا لْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الذّٰريٰت: 18) ''اور وہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔''

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَـنْـزِلُ الـلّٰهُ تَعَالىٰ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ لِنِصْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ اَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُوْلُ: مَنْ ذَالَّذِى يَدْعُوْنِى فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ ذَالَّذِى يَسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهُ ؟ مَنْ ذَالَّذِى يَسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَ لَهُ ؟حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

(سنن الدارمی، ج :1، 1478) ''اللہ تعالیٰ ہر رات کو آدھی رات یا ایک تہائی رات کے آخری حصہ میں آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے استغفار طلب کرے اور میں اسے بخش دوں۔ یہاں تک کہ طلوع فجر ہوتی ہے۔''

کرنے کے کام

- اپنے گناہوں پر نادم ہو کر غلطیوں کا اعتراف کر کے اور رو کر اللہ سے توبہ کریں۔ تمام مسلمانوں کی بخشش کے لیے بھی دعا کریں۔ گزشتہ گناہوں کی لسٹ بنائیں اور خاص کر وہ گناہ جن کے بارے میں شیطان خوف دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی بخشش نہیں کرے گا۔
- سحری کے وقت خصوصی طور پر استغفار کریں اور گھر والوں کو بھی یاد دہانی کرائیں۔
- دن میں کم از کم ستر سے سو مرتبہ اِستغفار کریں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(سنن الترمذی: 3577)

میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو بہت عظمت والا ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

رَمَضَان

شَهْرُ التَّقْوٰی

تقویٰ کا مہینہ

روزے کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرۃ:183) ’’اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ۔‘‘

☆ تقویٰ کے معنی بچنا ہے۔روزے کی حالت میں صرف کھانے پینے سے ہی پرہیز کافی نہیں بلکہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔روزے کی حالت میں اگر ہم حلال کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں تو حرام اور ممنوع کاموں حتیٰ کہ برے خیالات، منفی سوچوں، بدگمانی، جھوٹ، چغلی، غیبت اور لڑائی جھگڑا کرنا وغیرہ سے بھی پرہیز لازم ہے۔

☆ کھانا پینا انسان کے پسندیدہ مشاغل میں سے ہے جس پر کنٹرول نہایت مشکل ہے لیکن روزے میں بھوک کا تجربہ انسان کے اندر ایسی قوت پیدا کرتا ہے کہ وہ اس قابل ہو سکے کہ وہ اللہ کی خاطر اپنے منفی جذبات کو بھی قابو میں رکھ سکے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَیْسَ الصِّیَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّیَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ اَوْ جَهِلَ عَلَیْكَ فَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ

(صحیح الترغیب و الترھیب: 1082) ’’روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغو (ہر بے فائدہ و بے ہودہ کام) اور رفث (جنسی خواہشات پر مبنی حرکات اور کلام) سے بچنے کا نام ہے۔لہٰذا اگر کوئی تمہیں (دوران روزہ) گالی دے یا جہالت کی باتیں کرے تو اسے کہہ دو کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔‘‘

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَهُ مِنْ صِیَامِهِ اِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَیْسَ لَهُ مِنْ قِیَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ (سنن ابن ماجه:1690) ’’بعض روزے داروں کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بعض قیام کرنے والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔‘‘

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (صحیح البخاری: 6057) ''جس نے جھوٹ، بے ہودہ اعمال اور بے ہودہ باتوں کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص کھانا پینا چھوڑ دے۔''

اسی لیے ایک اور جگہ حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ لَّمْ يَدَعِ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (صحیح الترغیب و الترهیب: 1080) ''جس نے بدزبانی اور جھوٹ نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔''

☆ عبادات میں جس طرح ظاہری ارکان کی پابندی لازمی ہے اسی طرح باطنی کیفیات مثلاً اخلاص، اللہ کی محبت، اللہ کا خوف اور اللہ سے امید یہی تقویٰ ہے جو مطلوب ہے۔

کرنے کے کام

- روزہ رکھ کر بھوک کے تجربے سے تقویٰ اور تواضع اور صبر جیسی صفات اپنائیں۔
- روزہ صرف کھانے پینے کا ہی نہ ہو بلکہ آنکھ، کان، دل، زبان اور ہاتھ سب کا ہی روزہ رکھیں۔
- اپنا زیادہ سے زیادہ وقت مفید کاموں میں صرف کریں اور لغو باتوں سے ممکن حد تک پرہیز کریں
- ہر دن کو گزشتہ دن سے بہتر بنانے کے لیے اپنا جائزہ لیتے رہیں۔
- لوگوں کے ساتھ معاملات بھی اللہ کی محبت اور اللہ کے خوف کے تحت کریں۔
- روزانہ خود کو یاددہانی کرواتے رہیں کہ ہوسکتا ہے کہ آج میری زندگی کا آخری دن ہو تاکہ ہر کام بہترین طریقے سے کرسکیں۔
- تقویٰ کے حصول کے لیے یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

(صحیح مسلم:6906)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

رَمَضَان

شَهرُ الصَّبرِ

صبر کا مہینہ

صبر کا مطلب ہے رکنا، اپنے آپ کو تھامنا۔ زندگی میں انسان کو بارہا بہت سے ناخوشگوار واقعات کا تجربہ ہوتا ہے۔ بسا اوقات دوسروں کی زیادتی کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ ایسے میں اگر انسان جلد بازی سے کام لیتے ہوئے فوری منفی ردعمل کا اظہار کرے تو معاملہ مزید خراب ہو جاتا ہے۔ اس کا واحد حل صبر ہے۔ کوئی بھی غلط قدم اٹھاتے ہوئے روزہ انسان کو بارہا یاد دہانی کرواتا ہے کہ وہ لڑائی جھگڑے اور شور ہنگامے سے پرہیز کرے اور ایسے میں وہ ان الفاظ کو بطور ڈھال استعمال کرتا ہے کہ اِنِّی امْرُؤٌ صَائِمٌ کہ میں روزے سے ہوں یعنی میں خود کو کنٹرول کر سکتا ہوں، میں صبر کرنا جانتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّی امْرُؤٌ صَائِمٌ (صحیح البخاری: 1904) ''روزہ ایک ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ شور وشغب کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں۔''

روزہ کینہ کو دور کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صَوْمُ شَھْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ یُذْھِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ (صحیح الترغیب والترھیب: 1032) صبر کے مہینے (ماہ رمضان) کے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھنا سینے کے کینے کو دور کر دیتا ہے۔

☆ روزہ انسان کی پسندیدہ چیزوں پر روک لگا کر اسے صبر کی تربیت دیتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے صبر نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے: اِنِّیْ جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ (المؤمنون: 111) ''آج میں نے انہیں ان کے صبر کرنے پر بدلہ دے دیا اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

☆ لوگوں سے معاملہ کرتے ہوئے اگر کسی ناموافق بات سے واسطہ پڑے اور دوسرا شخص ایسی بات کہہ دے جس سے روزے دار کو غصہ آجائے تو اسے اپنے روزے کا خیال کرتے ہوئے صبر وتحمل سے کام لینا چاہیے خاص طور پر کوشش کرے کہ غصہ کے وقت خاموش رہے۔ صبر اگرچہ مشکل کام ہے مگر اس کا بدلہ

جنت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا (الدھر: 12) ’’اوران کے صبر کی وجہ سے ان کا بدلہ جنت اور حریر (ریشم) ہوگا۔‘‘

صبر اگرچہ مشکل کام ہے لیکن صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر: 10) ’’کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو، جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائیاں ہیں اور اللہ کی زمین کشادہ ہے، صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔‘‘

کرنے کے کام

- ہر مشکل مرحلے پر صبر سے کام لیں۔
- زبان کی خاص حفاظت کریں اور غلط بات نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیں۔
- اپنا غصہ ضبط کریں، دوسروں کو غصے میں دیکھیں تو صبر کی تلقین کریں۔
- خود کو یاددہانی کراتے رہیں کہ منفی ردعمل شر کا راستہ کھولے گا اور مثبت ردعمل خیر کا دروازہ کھولے گا۔

وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

(صحیح البخاری: 1469)

اور جو صبر کی کوشش کرے، اللہ اسے صبر عطا کرتا ہے، صبر سے بہتر اور وسیع کسی کو کوئی چیز نہیں ملی۔

رَمَضَان
شَهرُ القُرآنِ
قرآن کا مہینہ

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا اور اس کے نزول کے لیے رمضان کے بابرکت مہینے کی بابرکت رات کا انتخاب فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ (الدخان:3) ”بے شک ہم نے اس کو ایک مبارک رات میں اتارا کیونکہ ہم ہی خبردار کرنے والے تھے۔“

ایک اور جگہ آتا ہے: شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَ الۡفُرۡقَانِ (البقرة:185) ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔“

☆ رمضان میں نبی اکرم ﷺ جبرائیلؑ کو قرآن سناتے۔ عبداللہؓ بیان کرتے ہیں وَكَانَ جِبۡرِیۡلُ یَلۡقَاهُ كُلَّ لَیۡلَةٍ فِی رَمَضَانَ حَتَّی یَنۡسَلِخَ یَعۡرِضُ عَلَیۡهِ النَّبِیُّ ﷺ الۡقُرۡاٰنَ (صحیح البخاری:1902) ”اور رمضان میں ہر رات جبرائیلؑ آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن سناتے۔“

☆ ایک اور حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ ہر سال جبرائیلؑ کو ایک بار قرآن (کا نازل شدہ حصہ) سناتے اور (وفات سے پہلے) آخری سال آپ ﷺ نے دو بار سنایا۔(صحیح البخاری:3624)

ان مذکورہ احادیث سے ہمیں رمضان میں قرآن مجید کے ساتھ آپ ﷺ کے خصوصی تعلق کا پتہ چلتا ہے۔ اس لیے ہمیں بھی اس بابرکت ماہ میں قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق مندرجہ ذیل طریقوں سے قائم کرنا چاہیے۔

تلاوتِ قرآن مجید: قرآن مجید عربی میں نازل ہوا، اس لیے اس کے متن (text) کی عربی میں تلاوت باعث ثواب ہے۔ ہر حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید پڑھنے والوں کو ایسی

کامیاب تجارت کی خوشخبری دی ہے جس میں کسی قسم کا گھاٹا نہیں فرمایا: اِنَّ الَّذِیۡنَ یَتۡلُوۡنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرۡجُوۡنَ تِجَارَۃً لَّنۡ تَبُوۡرَ (فاطر:29) ''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔'' لہذا اس ماہ میں دوسرے دنوں کی نسبت تلاوتِ قرآن میں زیادہ وقت لگانا چاہیے۔

قیام اللیل میں تلاوت قرآن: تراویح یا قیام اللیل میں قرآن مجید پڑھنا اور سننا باعثِ شفاعت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلصِّیَامُ وَالۡقُرۡآنُ یَشۡفَعَانِ لِلۡعَبۡدِ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ یَقُوۡلُ الصِّیَامُ اَیۡ رَبِّ مَنَعۡتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعۡنِیۡ فِیۡهِ وَیَقُوۡلُ الۡقُرۡآنُ مَنَعۡتُهُ النَّوۡمَ بِاللَّیۡلِ فَشَفِّعۡنِیۡ فِیۡهِ قَالَ فَیُشَفَّعَانِ (مسند احمد، ج:11،6626) ''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہش (پوری کرنے) سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات کو سونے سے روکے رکھا (قیام کے لیے) لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔'' اسی طرح عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید بہ نسبت دن کے رات کو پڑھنا زیادہ افضل ہے کیونکہ آپ ﷺ ہر رات جبرائیلؑ کو قرآن سناتے آپ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے کی تین راتوں میں طویل قرأت کے ساتھ تراویح کی جماعت کرائی (بحوالہ صحیح البخاری:2012)

حفظِ قرآن: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کے علاوہ اسے سینے میں محفوظ کرنا بھی سعادت کی بات ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یُقَالُ لِصَاحِبِ الۡقُرۡآنِ: اِقۡرَأۡ وَارۡتَقِ وَرَتِّلۡ کَمَا کُنۡتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنۡیَا، فَاِنَّ مَنۡزِلَكَ عِنۡدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقۡرَؤُهَا (سنن ابی داؤد:1464) ''صاحب قرآن سے (روز قیامت) کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اس طرح آہستہ آہستہ تلاوت کر جس طرح تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا۔ پس تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔'' ظاہر ہے ایسا وہی شخص کر سکتا ہے جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہو۔

تدبر قرآن: قرآن مجید کی آیات پر غور وفکر کرنا بھی بہت اجر کا سبب ہے۔اسی لیے قرآن مجید کی آیات پر غور وفکر کیا جائے تا کہ کتاب ہدایت سے عملی رہنمائی بھی حاصل ہو سکے کیونکہ یہ کتاب انسانوں کی ہدایت کے لیے اتاری گئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (صٓ:29) ”یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا تا کہ لوگ اس کی آیات پر غور وفکر کریں اور عقل مند نصیحت حاصل کریں۔“

تعلیم قرآن: انفرادی تلاوت وتدبر کے علاوہ سب کے ساتھ مل بیٹھ کر قرآن مجید کا درس وتدریس بہت سی رحمتوں اور برکتوں کا سبب بنتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ (صحیح مسلم:6853) ”جولوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوں وہ اللہ کی کتاب پڑھیں اور اس کو پڑھائیں۔ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس موجود ہیں۔“

کرنے کے کام

- رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کریں، کم از کم ایک قرآن مجید خود پڑھ کر مکمل کریں۔
- قرآن مجید کا کچھ حصہ حفظ کرنے کی کوشش کریں۔اگر آپ حافظ ہیں تو باقاعدہ دہرائی کا اہتمام کریں۔
- تراویح میں مکمل قرآن مجید سننے کا اہتمام کریں۔
- قرآن مجید کو سمجھنے اور ترجمہ جاننے کے لیے دورۂ قرآن مجید کی کسی مجلس میں شرکت کریں یا گھر بیٹھے آن لائن سنیں۔
- اپنے اہل وعیال اور دوستوں کو بھی قرآن پڑھنے کی طرف متوجہ کریں۔
- تلاوت اور ترجمۂ قرآن پر مبنی کیسٹس اور سی ڈیز خود بھی سنیں اور دوسروں کو بھی سننے کے لیے دیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اُس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔(یونس :58)

رَمَضَان

شَهرُ الدُّعَاءِ

دُعا کا مہینہ

ماہِ رمضان اور روزے سے متعلق امور کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرة :186) ''اور جب میرے بندے میرے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھیں تو کہہ دیں کہ میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے، پس چاہیے کہ وہ میری بات مان لیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔''

رمضان میں کثرت سے دعائیں کرنی چاہیے کیونکہ اس میں قبولیت دعا کے بہت سے مواقع ہیں۔

☆ روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے جیسا کہ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ (سنن الکبری البیھقی:6484) ''تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ باپ، روزہ دار اور مسافر کی۔''

ایک اور روایت میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عُتَقَاءُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ یَعْنِی فِیْ رَمَضَانَ وَ اِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً (صحیح الترغیب و الترھیب :1002) ''بے شک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (ماہ رمضان کے) ہر دن ورات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔''

☆ افطاری کا وقت دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَةٌ مَا تُرَدُّ (مستدرك للحاكم:1422) ''بلاشبہ روزہ دار کے لیے افطاری کے وقت ایک ایسی دعا ہے جسے رد نہیں کیا جاتا۔''

☆ اللہ تعالیٰ کو اس کے اچھے اچھے ناموں کے ساتھ پکاریں کیونکہ یہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہیں۔

کرنے کے کام

- رمضان کے دنوں کو غنیمت جانتے ہوئے خوب دعائیں مانگیں۔
- کبھی تنہائی میں رو رو کر اور گڑگڑا کر بھی دعائیں کریں۔
- فرض نمازوں، تلاوتِ قرآن کے بعد اور سحر و افطار کے اوقات میں اپنے اور دوسروں کے لیے دعائیں مانگیں۔
- دعاؤں کی کتب مثلاً قرآنی و مسنون دعائیں اور اپنی بنائی ہوئی لسٹ سے مدد لیں۔
- مختلف مواقع سے متعلق مسنون دعائیں زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔
- نماز سے 15 منٹ پہلے مسجد میں تشریف لے جائیں۔ قرآن مجید پڑھیں، ذکر کریں، اذان سن کر جواب دیں، دعا مانگیں کیونکہ اذان اور اقامت کا درمیانی وقت دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے لہٰذا ان گھڑیوں سے فائدہ اٹھائیں۔

بسم اللہ

یا اللہ!

یا رَحمٰنُ یا رَحِیمُ

یا حَیُّ یا قَیُّومُ

یا ذَا الجَلالِ وَ الإکرام

یا أَحَدُ یا صَمَدُ

یا وِترُ یا فَردُ

یا مُجِیبَ الدَّعَوات

یا بَدِیعَ السَّمٰوٰتِ والأرضِ

یا رَبِّ!

مجھے ایمان، اخلاص، تقویٰ اور اخلاق حسنۃ عطا فرما۔ آمین

رَمَضَان
شَهْرُ الذِّكْرِ
ذکر کا مہینہ

بندۂ مومن اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہیں ہوتا وہ ہر موقع پر اپنے رب کو یاد کرتا ہے خاص طور پر رمضان میں جب وہ روزے سے ہوتا ہے تو اس کا دل اللہ کی طرف زیادہ مائل رہتا ہے لہٰذا اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹے ہر حال میں شعوری طور پر اللہ کو یاد کرنا چاہیے۔قرآن مجید میں عقل والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: الَّذِینَ یَذْکُرُونَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ ...(آل عمران:191)"جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ ،فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہِ قَالَ: لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (سنن الترمذی:3375) "ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے احکام تو میرے لیے بہت ہیں، پس آپ مجھے ایسی بات بتائیے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔" عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ : لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ، کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ ، وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ ، وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ ، یَوْمَہٗ ذٰلِکَ ، حَتّٰی یُمْسِیَ ، وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ ،وَمَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ، فِیْ یَوْمٍ ،مِائَۃَ مَرَّۃٍ ، حُطَّتْ خَطَایَاہُ ، وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (صحیح مسلم :6842) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کو دس غلام آزاد

کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں معاف ہوں گی اور اس دن شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور روزِ قیامت اس سے افضل عمل کوئی نہ لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ بار یہی کہا ہوگا۔ اور جس نے دن میں سو مرتبہ کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ تو اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

کرنے کے کام

- رمضان کے روز و شب میں ہر وقت اپنی زبان کو اللہ کی یاد سے تر رکھیں۔
- صبح و شام اور نماز کے بعد کے اذکار کی پابندی کریں۔ اس کے لیے کتاب ''و ایّاک نستعین'' دیکھیے۔
- گھر کے کاموں کے دوران خصوصًا کھانا بناتے وقت بھی اذکار کا ورد جاری رکھیں۔
- پیدل چلتے ہوئے اور گاڑی میں بھی ذکر الٰہی کرتے رہیں۔

☆ ذکر ایک جامع لفظ ہے جس میں اللہ کی تسبیح (سبحان اللّٰہ)، تحمید (الحمد للّٰہ)، تکبیر (اللّٰہ اکبر) اور تہلیل (لا الٰہ الا اللّٰہ) سب شامل ہیں۔ سہولت کے لیے چند اذکار درج ذیل ہیں ان کا ورد کرتے رہیں۔

☆ تسبیحات:

سُبُحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمُدِهٖ (سو بار) (صحیح مسلم: 6842)

''اللہ پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔''

سُبُحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمُدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (صحیح مسلم: 6847)

''اللہ پاک ہے، تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

سُبُحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمُدِهٖ عَدَدَ خَلُقِهٖ وَرِضَا نَفُسِهٖ وَزِنَةَ عَرُشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

(صحیح مسلم: 6913)

''پاک ہے اللہ اور اسی کی تعریف ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات کی رضا کے برابر، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

☆ درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ (سنن النسائی:1293)

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔''

☆ آیت کریمہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سنن الترمذی: 3505)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے تو، بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔''

☆ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ (سنن الترمذی:3577)

''میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو بہت عظمت والا ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(صحیح مسلم :6842) (سو بار)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

نوٹ: مزید اذکار کے لیے "ذکر الٰہی۔ وقت کا بہترین استعمال" کارڈ سے استفادہ کریں۔

رمضان
شَهرُ المُؤاسَاۃِ
باہمی ہمدردی کا مہینہ

رمضان کا مہینہ شھر المؤاساۃ بھی ہے۔یعنی انسانوں کے ساتھ باہمی ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے۔خاص طور پر معاش اور رزق کے معاملہ میں ایک دوسرے کی تنگی اور محرومی، پریشانی اور دکھ میں شرکت اور مدد کا مہینہ ہے۔

☆ نبی ﷺ نے فرمایا:مِنْ اَفْضَلِ الْعَمَلِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُؤمِنِ يَقْضِىْ عَنْهُ دَيْنًا يَقْضِىْ لَهُ حَاجَةً يُنَفِّسُ عَنْهُ كُرْبَةً (شعب الایمان، ج: 7679,6) ''بہترین عمل مومن کو خوش کرنا،اس کا قرض ادا کرنا،اس کی ضرورت پوری کرنا اور اس سے کوئی تکلیف اور سختی دور کرنا ہے۔''

☆ نبی ﷺ نے فرمایا:اِنَّ الْمُؤمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ(سنن ابی داؤد:4798) ''مومن اچھے اخلاق کے ساتھ اس شخص کا مرتبہ حاصل کر لیتا جو دن کو روزہ رکھتا ہو ہے اور رات کو قیام کرتا ہو۔''

☆ روزہ دار کو ماہ رمضان میں خود بھوکا پیاسا رہ کر دل میں ان حاجت مندوں کا درد محسوس کرنے کا موقع ملتا ہے جو اکثر و بیشتر فقر و فاقہ میں مبتلا رہتے ہیں یوں اس کے دل کے اندر نرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔

☆ رمضان میں اسلاف کی مساجد ان کھانوں سے بھر جایا کرتی تھیں جو وہ فقراء اور مساکین کے لیے پیش کیا کرتے تھے اور وہ جس کسی کو بھی کھلاتے اللہ کی محبت میں کھلاتے۔جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:
وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا (الدھر:8) ''اور وہ اس (اللہ) کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔''

☆ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس کہیں سے گوہ آئی، آپؐ نے اسے تناول فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ مسکینوں کو نہ کھلا دیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تُطْعِمُوهُمْ مِمَّا لَا تَأْكُلُونَ (مسند احمد:24736) ''جو چیز تم خود نہیں کھاتے وہ انہیں بھی مت کھلاؤ۔''

کرنے کے کام

- رمضان میں اللہ کی تمام مخلوق کے ساتھ خیر و بھلائی کے طریقے سوچیں۔ باہم الفت و محبت کی فضا کو رواج دیں۔
- فیملی کے ساتھ مل کر افطار کریں۔ رشتے داروں، ہمسایوں، دوستوں کو افطار پر مدعو کریں۔
- بیواؤں، یتیموں اور محتاجوں اور بیماروں کی خبر گیری کریں۔
- ہسپتالوں میں مریضوں اور ان کے لواحقین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جائیں۔
- قیدیوں کی احوال پرسی اور ممکنہ مدد کریں۔
- کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹائیں۔
- ملازمین کو کاموں میں رعایت دیں۔
- بزرگوں کا احترام اور بچوں کے ساتھ شفقت کا سلوک عام دنوں کی نسبت زیادہ کریں۔
- اقربا سے صلہ رحمی کریں اور ان کی ضروریات معلوم کریں تاکہ ان کی مدد کر سکیں۔
- آپس میں ناراض عزیز و اقارب کی صلح کروائیں جو روٹھے ہوئے ہیں انہیں منالیں۔
- لوگوں کی طرف سے دل صاف کریں اور ان کے قصور معاف کر دیں تاکہ ہر ایک کے ساتھ احسان کر سکیں۔
- نیکیوں کے کام میں کسی نہ کسی کو اپنے ساتھ شریک کر لیں اس طرح بہت سے کام آسان ہو جائیں گے۔
- اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر مختلف اشیائے ضرورت، کھانا کپڑا، کیسٹ، کارڈز وغیرہ بانٹیں۔
- ایام حیض میں خواتین عموماً نماز روزہ ادا نہ کر سکنے کی بناء پر پریشان ہو جاتی ہیں۔ اس کے ازالہ کے لیے وہ ذکر کرنے، تلاوت اور لیکچرز سننے کے علاوہ خدمت خلق میں اپنا وقت لگائیں۔



رَمَضَان

شَهْرُ الصَّدَقَةِ

صدقہ وخیرات کا مہینہ

رمضان سخاوت کا مہینہ ہے اس ماہ مبارک میں نبی کریم ﷺ کی سخاوت کی کوئی انتہا نہ رہتی۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ كَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ (صحیح البخاری:1902) ”نبی ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے اور رمضان میں جب جبرائیل آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ اور بھی زیادہ سخی ہوجاتے۔رمضان میں ہر رات جبرائیل آپ ﷺ سے ملا کرتے اور نبی اکرم ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن سناتے، جب جبرائیلؑ آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ فیاضی میں تیز ہواؤں کی مانند ہوجاتے۔“

اس حدیث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نبی ﷺ رمضان میں باقی تمام سال کی نسبت زیادہ صدقہ و خیرات کرتے اور اس صدقہ کا فائدہ ہر ایک کو پہنچتا جس طرح تیز ہوا ہر جگہ پہنچ جاتی ہے۔اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کریں اور یاد رکھیں کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا اجر کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔

☆ اہل وعیال، رشتے داروں، فقراء اور مساکین پر خرچ کرنے کے علاوہ نیکی کے دیگر کاموں مثلاً مساجد کی تعمیر وترقی، مسافرخانوں کے قیام وبہتری، کنوؤں کی کھدائی اور پینے کے پانی کا انتظام بھی کرنا چاہیے۔

☆ اسی طرح دین کی تعلیم وتبلیغ اور اس راہ میں نکلے ہوئے طالب علموں کے تعلیمی اخراجات پر خرچ کرنا بہترین صدقہ جاریہ کا کام ہے کیونکہ فی سبیل اللہ خرچ کیے جانے والے مال کو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ قرض شمار کرتے ہیں۔یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً (البقرۃ:245) ”کون ہے وہ جو اللہ کو قرض حسنہ دے تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر

اس کو واپس کر دے۔"

☆ رمضان کی مناسبت سے روزہ داروں کی افطاری کے لیے مال خرچ کرنا بھی باعث اجر وثواب ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا (سنن الترمذی: 807) "جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ (سنن الکبری البیہقی: 8140) "جس کسی نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دیا تو اس کو اس کے برابر ثواب ملے گا۔"

کرنے کے کام

- ماہ رمضان میں اپنی حیثیت کے مطابق دل کھول کر اللہ کی راہ میں مال خرچ کریں۔
- بیوی بچوں، والدین اور رشتے داروں سب پر معروف طریقے کے مطابق خرچ کریں۔
- زیادہ سے زیادہ روزہ داروں کی افطاری کا اہتمام کریں خصوصًا فقراء، مساکین اور ضرورت مندوں کو یاد رکھیں۔
- کمیونٹی کے تمام ضرورت مند افراد کی مدد کریں۔
- علم دین کے حصول کے لیے نکلنے والے طالب علموں پر اپنا مال لگا کر صدقہ جاریہ کمائیں۔
- مساجد اور دینی ورفاہی اداروں اور ہسپتالوں وغیرہ کی تعمیر وترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔
- تعلیم وتبلیغ اور دین کی نشر واشاعت میں بھی خرچ کریں۔
- اگر زکوٰۃ واجب الادا ہو تو نفلی صدقات سے پہلے فرض ادا کریں۔
- اچھی بات اور مسکرانا بھی صدقہ ہے اس کا بھی اہتمام کریں۔



رَمَضَان

شَهرُ القِیَامِ

قیام کا مہینہ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور عبادت کے طریقے اور اوقات بھی بتائے۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں بہت سی عبادات کو جمع کر دیا گیا۔ عبادت میں سب سے اہم چیز فرض نمازوں کی بروقت ادائیگی ہے اس کے علاوہ نوافل (چاشت واشراق وغیرہ) اللہ کے قرب کا ذریعہ ہیں اور رمضان کی راتوں میں اخلاص کے ساتھ قیام کرنے پر پچھلے تمام گناہوں کی بخشش کی خوشخبری دی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کردیے گئے۔'' (صحیح البخاری: 37)

☆ اللہ کے نیک بندے ہمیشہ رات کی عبادت کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (السجدہ: 16) ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور امید کی حالت میں پکارتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔''

☆ عام دنوں میں قیام اللیل کرنا ایک مشکل کام ہے لیکن رمضان کی برکت اور باجماعت نمازِ تراویح کی صورت میں یہ آسان ہوجاتا ہے۔ متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (الذّٰریت: 18,17) ''وہ رات کو کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔''

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلَاةُ اللَّیْلِ (صحیح مسلم: 2755) '' فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز، رات کی نماز ہے۔''

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ

وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمُ اِلٰى رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ (ابن خزیمہ، ج 1135:2) ''تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لیے اپنے رب کے قرب کا وسیلہ، گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے۔''

☆ رمضان میں تراویح پڑھنا سنت ہے اور نبی ﷺ کے قول و فعل دونوں سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کو بھی قیام رمضان کی ترغیب دیتے تھے۔

☆ تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں اور بیویوں کو بھی تراویح کی جماعت میں شریک کیا اور طویل قیام کیا خصوصًا آخری عشرے میں رات کے قیام کے لیے جگایا ''حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپؐ نے تیئیسویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تیئیسویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ہماری آرزو تھی کہ) آپؐ باقی رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے آپؐ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا گیا پھر آپ ﷺ نے ستائیسویں رات تک نماز نہ پڑھائی۔ ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے راوی کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے پوچھا فلاح کیا ہے تو انہوں نے فرمایا سحری۔'' (سنن الترمذی :806)

کرنے کے کام

- اشراق اور چاشت کے نوافل کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔
- قریبی مسجد میں نماز تراویح باجماعت ادا کریں۔
- تراویح سے پہلے ان آیات کا ترجمہ پڑھ کر جائیں جو امام پڑھنے جا رہا ہے۔
- نمازوں میں صرف نوافل کی تعداد پر نہیں بلکہ دل کی کیفیت اور خشوع پر بھی خاص توجہ دیں۔
- فرض نمازوں میں عام دنوں کی نسبت لمبا قیام کریں۔
- نمازوں میں سستی اور تاخیر منافقت کی علامت ہے ہر فرض نماز کو اوّل وقت میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

رَمَضَانُ وَالْعُمْرَةُ

رمضان اور عمرہ

اللہ کے گھر کی زیارت ہم سب کے دل کی تمنا ہے ،حج اور عمرے کے لیے ہر مومن کا دل تڑپتا ہے۔رمضان میں جہاں دیگر عبادات کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے وہاں عمرہ کا ثواب بھی حج کے برابر ہو جاتا ہے۔اس کی دلیل ہمیں مندرجہ ذیل احادیث سے ملتی ہے۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے اُم سنان انصاریہؓ سے دریافت فرمایا کہ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَت:اَبُو فُلَانٍ تَعْنِیْ زَوْجَھَا كَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰی اَحَدِھِمَا وَالآخَرُ يَسْقِی اَرْضًا لَّنَا ، قَالَ: فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِیَ (صحیح البخاری:1863) ''تم حج کرنے نہیں گئیں؟انہوں نے عرض کیا کہ فلاں کے باپ یعنی ان کے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے۔ایک پر تو وہ خود حج پر چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً (صحیح مسلم:3038) ''جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا،اس کا ثواب حج کے برابر ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے فرمایا: عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَّعِیَ (المعجم الکبیر الطبرانی:ج:1 :722)
''رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی مانند ہے۔''

نوٹ: یاد رہے کہ رمضان میں عمرہ ادا کرنا اجر کے اعتبار سے حج کے برابر ہے لیکن اس کے ادا کرنے سے فرض حج ساقط نہیں ہوتا۔

کرنے کے کام

- استطاعت ہو اور اللہ کی توفیق مل جائے تو عمرے کے لیے جائیں۔
- کمزوری، بیماری یا کسی وجہ سے جانا ممکن نہ ہو اور استطاعت رکھتے ہوں تو کسی اور کو عمرہ کروا دیں۔
- اگر عمرہ نصیب ہو جائے تو اس وقت کو زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت میں گزاریں۔

رَمَضَان

وَالْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ

رمضان اور آخری عشرہ

رمضان سارا ہی عبادت کا مہینہ ہے مگر اس کے آخری عشرے کی عبادات کی خاص فضیلت بیان ہوئی ہے۔

☆ رمضان کے آخری دس دنوں میں اپنے اہل وعیال کو عبادت کے لیے خصوصی ترغیب دلانا نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَ أَحْيَا لَيْلَهُ وَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ (صحیح البخاری: 2024) ''جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ (عبادت کے لیے) کمر بستہ ہوجاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے۔''

ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (صحیح مسلم: 2788) ''رسول اللہ ﷺ عام دنوں کی نسبت آخری عشرے میں خوب محنت اور کوشش کرتے۔''

آپ ﷺ حضرت فاطمہ ؓ اور حضرت علی ؓ کا دروازہ بھی کھٹکھٹاتے اور فرماتے: أَلَا تَقُومَانِ فَتُصَلِّيَانِ ''کیا تم دونوں نماز پڑھنے کے لیے اٹھو گے نہیں۔'' (معجم ابن الاعرابی: 2332)

کرنے کے کام

- آخری عشرے میں زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزاریں۔
- اگر ممکن ہو تو کام سے چھٹی لے لیں اور عبادت کے لیے یکسو ہو جائیں۔
- تراویح، تہجد وغیرہ میں حتی الوسع طویل قیام کریں۔
- کثرت سے تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر واذکار کریں۔
- رات کو خود بھی جاگیں اور گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگائیں۔

رَمَضَان
وَسُنَّةُ الْاِعْتِكَافِ
رمضان اور اعتکاف کی سنت

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت کی غرض سے مسجد میں رہنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ سنتِ مؤکدہ کفایہ ہے یعنی اگر بڑے شہروں، دیہاتوں میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترکِ سنت کا وبال رہتا ہے اور اگر کوئی ایک بھی اعتکاف کر لے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے اور اس کی مدت رمضان کا تیسرا عشرہ یعنی آخری دس دن ہیں۔ اس مدت میں دنیاوی کاموں، نفسانی خواہشات، دل پسند مشاغل اور اہل وعیال سے الگ ہو کر خود کو صرف اللہ کی عبادت کے لیے وقف کر دیا جاتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا (صحیح البخاری: 2044) ”ہر سال رمضان میں نبی ﷺ دس دن اعتکاف فرماتے لیکن وفات کے سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔“

☆ اگر کسی کو اعتکاف کے لیے دس دن میسر نہ آسکیں تو جتنے دن میسر ہوں اتنے دنوں ہی کا اعتکاف کر لینا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ (صحیح البخاری: 6697) ”اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔“

☆ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (سنن ابی داؤد: 2483) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والوں کے لیے اعتکاف کے معاملے میں سنت یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کرے، نہ جنازے

میں جائے، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے، نہ کسی حاجت کے لیے مسجد سے نکلے سوائے اس حالت کے کہ جس کے لیے مسجد سے نکلنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔ اور اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوتا۔ اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر صرف جامع مسجد میں۔

☆ رمضان کی 20 تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھنا سنت ہے۔ اور جب عید کا چاند نظر آئے تب اعتکاف سے باہر آ جائیں۔

☆ اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا لازمی ہے۔

☆ عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی تو آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔'' (صحیح مسلم:2784)

کرنے کے کام

- زندگی کی اہم مصروفیات کا متبادل بندوبست ہو سکے تو اعتکاف ضرور کریں۔
- خود اعتکاف نہ کر سکیں تو گھر سے کسی اور فرد کو اعتکاف کرنے میں مدد دیں۔
- اعتکاف کو مؤثر انداز میں گزارنے کے لیے اوقات کی تقسیم کریں۔
- نوافل، تلاوت قرآن، دعاؤں، ذکر اذکار، مطالعہ کتب اور غور و فکر میں وقت گزاریں۔
- ہر قسم کے غیر مفید کاموں اور مشاغل سے اجتناب کریں۔
- مسجد میں اعتکاف کے دوران دیگر ساتھیوں کے ساتھ غیر ضروری گفتگو اور بحث و مباحثہ یا لڑائی سے گریز کریں۔
- اعتکاف کا مقصود خلوت یعنی گوشہ نشینی ہے اس لیے غیر ضروری میل ملاقات سے پرہیز کریں۔
- دوران اعتکاف کسی بھی تکلیف پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔



رمضان
وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ
رمضان اور شب قدر

لیلۃ القدر انتہائی سعادت کی رات ہے۔اسی رات قرآن مجید نازل ہوا جو انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ‎o (القدر:3) شبِ قدر ہزاروں مہینے سے زیادہ بہتر ہے۔

- یہ رات طلوع فجر تک سراسر سلامتی کی رات ہے۔
- اس رات کی فضیلت میں پوری سورت (سورۃ القدر) نازل ہوئی۔
- اس رات کو تلاش کرتے ہوئے آخری عشرے کی طاق راتیں عبادت میں گزاری جاتی ہیں۔
- اس رات میں جبرائیلؑ اور فرشتے خیر و برکت اور رحمت کے ساتھ اترتے ہیں جو تعداد میں نہایت کثیر ہوتے ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِی الْأَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰی (مسند احمد، ج:16، 10734) ''بلاشبہ اس رات کو زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔''

☆ اس رات میں ایک اچھا عمل ہزار ماہ کے عمل سے بہتر ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ لَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ (سنن ابن ماجه:1644) ''یہ مہینہ جو تم پر آیا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا، اس رات کی سعادت سے صرف بدنصیب ہی کو محروم کیا جاتا ہے۔''

لیلۃ القدر کی تلاش رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں کرنی چاہیے: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اِلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِی لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ

عَـجِـزَ فَلَا يُـغْـلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ (صحیح مسلم: 2765) ''رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو پھر اگر تم میں سے کوئی کمزوری دکھائے یا عاجز ہو جائے تو آخری سات راتوں میں سستی نہ کرے۔''

شب قدر کی راتوں میں قیام کرنا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَامَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (صحیح البخاری:2014) ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

☆ **اجتماعی عبادت کی صورت میں کسی بھی قسم کے شور ہنگامے، گپ شپ اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا چاہیے اور پوری توجہ عبادت پر رکھنا چاہیے کیونکہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ** خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَ فُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَ عَسَى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ (صحیح البخاری:2023)

''نبی ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں آیا تھا کہ تمہیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا پس اس (کے معیّن وقت) کا علم اٹھا لیا گیا۔اور امید ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو گا۔''

شب قدر کی علامتیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ (سنن ابی داؤد:1378) ''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی۔وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی۔''

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شب قدر کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَيُّكُمْ يَذْكُرُحِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ (صحیح مسلم :2779) ''تم میں سے کون اسے (یعنی شب قدر کو) یاد رکھتا ہے (اس میں) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔''

☆ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْلَةُ الْقَدْرِ طَلْقَةٌ لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ تُصْبِحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِيْفَةً (صحیح ابن خزیمہ:2192) ''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔''

عَنْ زِرٍّ قَالَ :سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ یَقُولُ:وَقِیْلَ لَهُ :اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ یَقُوْلُ : مَنْ قَامَ السَّنَةَ اَصَابَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَیٌّ :وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ! اِنَّهَا لَفِیْ رَمَضَانَ یَحْلِفُ مَا یَسْتَثْنِی وَوَاللّٰهِ ! اِنِّی لَاَعْلَمُ اَیُّ لَیْلَةٍ هِیَ ، هِیَ اللَّیْلَةُ الَّتِی اَمَرَنَابِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقِیَامِهَا،هِیَ لَیْلَةُ صَبِیْحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ ، وَاَمَارَتُهَااَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِیْ صَبِیْحَةِ یَوْمِهَا بَیْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا(صحیح مسلم:1785) ’’حضرت زرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابی بن کعبؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جو آدمی سارا سال قیام کرے وہ لیلۃ القدر کو پہنچ گیا۔حضرت ابیؓ فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ شب قدر رمضان میں ہے وہ یقین کے ساتھ قسم کھاتے ہیں۔اللہ کی قسم بے شک میں جانتا ہوں وہ کون سی رات ہے یہ وہی رات ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم دیا،اس رات کی صبح ستائیس تاریخ تھی اوراس کی علامت یہ تھی کہ سورج طلوع ہوا تو اس کی سفیدی میں شعاع نہ تھی۔‘‘

کرنے کے کام

- لیلۃ القدر پانے کی تمنا رکھیں اوراس کے لیے کوشش کریں۔
- اس رات عبادت خصوصاً قیام کرنے کا اہتمام کریں۔
- نوافل،تلاوت قرآن،نماز تسبیح،دعاؤں اوراذکار کے لیے باقاعدہ پروگرام ترتیب دیں۔
- بچوں اورگھر والوں کو بھی عبادات میں اپنے ساتھ شریک کریں۔
- حیض والی خواتین ذکر وتسبیح کریں اور تلاوت قرآن مجید سنیں۔

☆ لیلۃ القدر میں اس دعا کو کثرت سے پڑھیں۔اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں شب قدر پالوں تو اس میں کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا،کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(سنن الترمذی:3513)

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے،کرم فرمانے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔

اَحْکَامُ الصِّیَام

روزے کے احکام

لغت عربی میں صیام ''مطلق رک جانے'' کو کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کا مفہوم ہے کہ ''عبادت کے ارادے سے کھانے پینے، مجامعت اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے صبح صادق کے طلوع سے سورج کے غروب تک اجتناب کرنا۔''

☆ ہر بالغ، عاقل، مقیم اور روزہ کی طاقت رکھنے والے مسلمان پر روزہ فرض ہے۔(بحوالہ البقرۃ:183)

☆ فرض روزے کی نیت فجر سے قبل کرنا ضروری ہے۔ (بحوالہ سنن ابی داؤد:2454)

☆ نیت کے لیے دل کا ارادہ کافی ہے۔زبان سے کوئی الفاظ ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

☆ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا سنت سے ثابت ہے۔(بحوالہ صحیح البخاری، باب:27)

☆ آنکھ میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(بحوالہ صحیح البخاری، باب:28)

☆ ناک میں دوا ڈالنے سے دوا حلق یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(بحوالہ صحیح البخاری، باب:27)

☆ گرمی کی شدت سے روزہ دار غسل یا کلی کرسکتا ہے۔

☆ روزے کی حالت میں وضو کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا کہ حلق تک پہنچنے کا اندیشہ ہو، جائز نہیں۔(بحوالہ سنن الترمذی:788)

☆ نکسیر، استحاضہ اور اس جیسا دوسرا خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف حیض یا نفاس کے خون سے روزہ ٹوٹے گا خواہ دن کے کسی بھی حصے میں ہو۔

☆ روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے جاسکتے ہیں۔(بحوالہ صحیح البخاری:1938)

☆ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ کسی کو خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(بحوالہ سنن ابی داؤد:2380)

☆ بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں، طریقہ یہ ہے کہ زبان کے کنارے پر رکھ کر چکھیں، حلق تک نہ جانے دیں۔(بحوالہ صحیح البخاری: باب:25)

☆ بھول کر کھا پی لیں تو روزہ صحیح ہوگا، لیکن یاد آتے ہی فوراً ہاتھ روک لینا واجب ہے حتیٰ کہ منہ کا لقمہ یا گھونٹ بھی اگل دینا ضروری ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری:1933)

☆ جس نے جان بوجھ کر کھا پی لیا اس پر توبہ اور روزے کی قضا واجب ہے۔

☆ روزہ کی حالت میں تھوک نگلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(بحوالہ صحیح البخاری ،باب:27)

☆ دانت سے خون نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

☆ روزہ دار کے لیے خوشبو لگانا اور سونگھنا جائز ہے۔

☆ جو شخص بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے صحت کی امید نہیں، روزہ نہ رکھ سکے تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔(بحوالہ سنن الدار قطنی:2355)

☆ جو شخص بیمار تھا پھر شفایاب ہو گیا، قضا کی طاقت رکھتے ہوئے بھی قضا نہ کی اور موت آگئی تو اس کے قضا روزے اس کے وارث کو رکھنے چاہئیں۔(بحوالہ صحیح البخاری:1952)

☆ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو روزہ نہ رکھے البتہ فوت شدہ روزوں کی قضا واجب ہوگی۔(بحوالہ سنن ابن ماجہ:1667)

☆ مسافر کے لیے مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے لیکن بحالت سفر روزہ رکھ لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ سفر کی حالت میں نبی ﷺ سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہیں، البتہ گرمی کی شدت اور مشقت دوچند ہو تو مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا متعین ہو جاتا ہے۔(بحوالہ صحیح البخاری1945,1943,1946)

☆ رمضان میں روزہ کی حالت میں شوہر اپنی بیوی سے زبردستی جماع کرلے تو بیوی کا روزہ صحیح ہوگا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، البتہ شوہر گنہگار ہوگا، نیز شوہر پر اس دن کے روزے کی قضا اور کفارہ لازم ہوگا۔ کفارہ کے لیے وہ ایک غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو مہینے روزہ رکھے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (بحوالہ صحیح البخاری:1936)

☆ ذہن میں شہوت کا تصور آیا (البتہ تصور لانے سے روکا گیا ہے) اور منی خارج ہوگئی یا سوتے میں احتلام ہو گیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (غلبہ شہوت کی وجہ سے نکلنے والے لیس دار مادہ کو مذی کہتے ہیں)۔(بحوالہ صحیح البخاری، باب:32)

☆ فرض روزوں کی قضا آئندہ رمضان سے قبل کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری:1950)



الوداع رمضان

آخرکار الوداعی گھڑیاں آ پہنچیں۔۔۔ ایامًا معدودات ۔۔۔ گنتی کے چند دن اختتام کو پہنچے۔ ان ایّام میں جو بھی نیکی کا کام ہوا وہ اللہ کی توفیق سے ہوا لہٰذا اگر ہم اس ماہ میں کوئی بھی نیکی کر سکے تو اس پر غرور دل میں نہ آنے پائے کیونکہ اللہ کے نیک بندوں کے بارے میں آتا ہے۔ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ اَنَّهُمۡ اِلٰى رَبِّهِمۡ رٰجِعُوۡنَ (المؤمنون:60) ''اور جن کا حال یہ ہے کہ وہ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ بھی دے سکتے ہیں اور (پھر بھی) دل ان کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔''

☆ محنت اور کوشش کے باوجود اس احساس کے ساتھ کہ ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا''۔ ایسے میں دل سے ایک آواز آتی ہے کہ:

اے رب! تو ہمارے اعمال کو نہ دیکھ اپنی وسیع رحمت کو دیکھ۔۔۔

تو ہمیں اپنا قرب ہماری عبادت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے کرم کی بدولت عطا کر۔۔۔

تو اپنی عبادت کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔۔۔

ہمیں اخلاص کی دولت سے نواز۔۔۔

اور بغیر حساب کے بخش دے کیونکہ تو ہی واسع المغفرة ہے۔

اس رمضان میں جو کچھ ہو سکا وہ صرف تیری خاص عنایت کی وجہ سے تھا۔۔۔ اور جو نہ ہو سکا وہ سراسر ہماری اپنی کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے تھا۔

سپردم بتو مایهٔ خویش را	تو دانی حسابِ کم و بیش را
میں اپنا حقیر سرمایہ تیرے سپرد کرتا ہوں	حساب کی کمی بیشی کو تو خوب جانتا ہے

یارب! ہمیں آئندہ تمام زندگی کے لیے صراط مستقیم پر جمائے رکھنا اور کبھی نیکی کے مواقع سے محروم نہ کرنا۔ آمین۔۔۔

اپنا جائزہ لیجیے

کیا یہ رمضان ہمارے اندر تبدیلی لانے کا ذریعہ بنا؟

حقوق اللہ : کیا میں نے

- ☆ کوئی روزہ بغیر عذر یا بیماری کے تو نہیں چھوڑا؟
- ☆ فرض نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کیا؟
- ☆ قیام اللیل (نمازِ تراویح) کا اہتمام کیا؟
- ☆ تلاوت قرآن پاک اور اس کے معانی میں غور و فکر کیا؟
- ☆ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا؟
- ☆ عام اوقات کے علاوہ خصوصیت سے قبولیت کے اوقات میں دعائیں مانگیں؟
- ☆ آخری عشرے کی طاق راتوں میں خصوصی عبادات کا اہتمام کیا؟
- ☆ اللہ کی رضا کی خاطر اپنا مال اللہ کے بندوں پر اور نیکی کے کاموں میں خوشی سے خرچ کیا؟
- ☆ زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں گزارا؟

حقوق العباد : کیا میں نے

- ☆ والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی؟
- ☆ اپنے گھر والوں کے آرام کا خیال رکھا؟
- ☆ دکھی انسانوں کی غم خواری اور ہمدردی کی؟
- ☆ بیماروں کی تیمارداری کی؟
- ☆ گھریلو ملازمین کی ذمہ داریوں میں کمی کی یا کاموں میں اُن کا ہاتھ بٹایا؟
- ☆ جھوٹ، غیبت، بدگمانی، تجسس اور عیب جوئی سے بچنے کی کوشش کی؟
- ☆ کسی کا دل تو نہیں دکھایا؟ حق تلفی تو نہیں کی؟
- ☆ مشکلات و مصائب پر صبر و تحمل سے کام لیا؟
- ☆ سلام میں پہل کی؟ ہر ایک کو مسکرا کر ملے؟

کیا روزے کے مقصد ''تقویٰ'' کو پانے میں کامیابی حاصل ہوئی؟

عِیدُ الفِطرِ

☆ عیدالفطر خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنا منع ہے یہ دن کھانے پینے اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کا دن ہے۔

☆ خوشی کے اظہار کے لیے چاندرات سے ہی مساجد، بازاروں، راستوں اور گھروں میں تکبیرات بلند کرنی چاہئیں۔

☆ **صدقۂ فطر** ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ اُس نے رمضان کے روزے رکھے ہوں یا نہیں نمازِ عید سے پہلے پیدا ہونے والے بچے، گھر کے ملازمین اور گھر آئے ہوئے مہمان کا بھی صدقۂ فطر دینا ہوگا۔ اس کے لیے **صاحب نصاب ہونا شرط نہیں**۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ (سنن ابی داؤد:1609) عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر کو فرض قرار دیا ہے تاکہ روزہ دار کے لیے لغو اور بےہودہ اقوال وافعال سے پاکیزگی ہو جائے اور مسکینوں کو کھانے کو مل جائے، چنانچہ جس نے اسے نماز (عید) سے پہلے پہلے ادا کیا تو یہ ایسی زکوٰۃ ہے جو قبول کر لی گئی اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔

☆ عید کے روز مسواک کرنا، غسل کرنا، بہترین لباس پہننا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

☆ نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے میٹھی چیز (خصوصاً کھجوریں) کھانا سنت ہے۔

(بحوالہ صحیح البخاری:953)

☆ عیدگاہ جاتے ہوئے کثرت سے تکبیرات پڑھنا سنت ہے۔ (بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ، ج:3، 664،5)

☆ عید کی دو رکعتوں سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نماز نہیں ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری:989)

☆ نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے خواتین کو بھی جانا چاہیے۔ ام عطیہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اَمَرَنَا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ (صحیح مسلم: 2054) "ہمیں حکم دیا یعنی نبی ﷺ نے کہ ہم جوان، کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو بھی دونوں عیدوں کے دن (نماز کے لیے) لائیں اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور رہیں۔"

☆ نماز عید سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔(بحوالہ صحیح البخاری:986)

☆ کسی وجہ سے نماز عید نہ پا سکنے والے افراد گھر میں دو رکعت نماز ادا کر سکتے ہیں (بحوالہ صحیح البخاری، باب:25)

☆ عید کے روز مسلمانوں کی باہم ملاقات آپس کی محبت بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ صحابہ کرامؓ اس ملاقات میں ایک دوسرے کو مندرجہ ذیل دعا دیا کرتے تھے۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ

(سنن الکبریٰ للبیہقی:6390)

''اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے۔''

تکبیرات

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

(مصنف ابن ابی شیبہ: 5650)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

(صحیح مسلم:1358)

صِیَامُ الشَّوَّال

شوّال کے روزے

رمضان اور عید گزرنے کے بعد شوال کے مہینے میں 6 روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔

☆ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ (صحیح مسلم:2758) ''جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا: صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ اَشْهُرٍ وَ صِيَامُ السِّتَّةِ اَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ فَذٰلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ (صحیح ابن خزیمة :2115) ''رمضان کے روزے دس مہینے اور شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر ہیں، اس طرح یہ ایک سال کے روزے ہوں گے۔''

☆ یہ روزے عید کے فوراً بعد یا وقفے کے ساتھ مسلسل یا الگ الگ دونوں طرح رکھے جاسکتے ہیں۔

قضا روزے رمضان میں کسی بھی عذر کی بناء پر چھوڑے گئے روزوں کی قضا جلد از جلد ادا کریں کیونکہ رمضان کے دنوں کی گنتی پوری کرنا ضروری ہے لیکن یہ روزے شوال کے نفلی روزوں کے علاوہ رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ (البقرة:185) ''اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا، اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جارہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو۔

سوموار اور جمعرات کا روزہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ

سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں (اس وقت) روزے سے ہوں۔ (سنن الترمذی:747)

ایّام بیض کے روزے

رسول اللہ ﷺ ہر ماہ کے تین روشن ایّام (یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ (ابو داؤد:2450)

مصادر

۱.قرآن مجید

۲.صَحِيُحُ الْبُخَارِی، محمد بن اسماعيل البخاري ، دارالسّلام پبلشرز

۳.صَحِيُحُ مُسُلِمٍ، مسلم بن الحجاج النيسابوري ، دارالسّلام پبلشرز

۴.سُنَنُ النَّسَائِیّ، أحمد بن شعيب بن علی النسائی، دارالسّلام پبلشرز

۵. سنن التِرمذی، محمد بن عيسی الترمذی، مكتبة المعارف للنشروالتوزيع رياض

۶.سُنَنُ ابُنِ مَاجَه، محمد بن يزيد ابن ماجه القزوينی، دارالسلام پبلشرز

۷. مسند احمد بن حنبل،الامام احمد بن حنبل،موسسة الرسالة

۸.سُنَنُ أَبِیُ دَاوُدَ، سليمان بن الأشعث السجستاني ، دارالسّلام پبلشرز

۹.سِلُسِلَةُ الْاَحَادِيُثِ الصَّحِيُحَة، محمد ناصر الدين الالبانی، مكتبة المعارف

۱۰. صحيح الجامع الصغيروزيادته،محمد ناصر الدين الالبانی،المكتب الاسلامی

۱۱. شعب الايمان،للامام ابی بكر احمد بن الحسين البيهقی،دار الكتب العلمية

۱۲.صحيح الترغيب والترهيب، محمد ناصر الدين الالبانی، مكتبة المعارف

۱۳.صحيح ابن خزيمة،للامام ابی بكر محمد بن اسحاق بن خزيمة السلمَی النيسابوری،المكتب الاسلامی

۱۴.المصنف ابن ابی شيبة،للامام الحافظ ابی بكر عبدالله بن محمد بن ابراهيم ابن ابی شيبه،مكتبة الرشد

۱۵.المعجم الكبير للطبرانی،الحافظ ابی القاسم سليمان بن احمد الطبرانی،دار احياء التراث العربيه

۱۶. شَرُحُ صَحِيُحِ الْاَدَبِ الْمُفُرَدِ، محمد بن اسماعيل البخاري ، تخريج محمد ناصر الدين الالبانی، المكتبه الاسلامية ، دار ابن حزم

۱۷.اَلْمُسُتَدُرَکُ عَلَی الصَّحِيُحَيُنِ، محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوری ، دارالمعرفه بيروت

۱۸.المكتبة الشاملة

۱۹. منهاج القاصدين، عبد الرحمان بن الجوزی ،اداره معارف اسلامی، پاکستان

۲۰.مِنهاج المُسلم،ابو بكرجابرالجزائری،دارالسلام پبلشرز

۲۱. روزوں کی کتاب، حافظ عمران ایوب لاہوری، فقه الحديث پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان، قرآن وسنت کی تعلیم اور خدمت خلق کے کاموں میں 1994ء سے کوشاں ہے۔ الحمدللہ آج نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں اس کی شاخیں اسی مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں۔

شعبۂ تعلیم وتربیت: اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم اور طالبات کی تربیت وکردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- **تعلیم القرآن:** مکمل قرآن مجید کا لفظی ترجمہ وتفسیر، تجوید، حدیث وسیرت النبی ﷺ اور فقہ العبادات پر مشتمل کورسز ہیں۔
- **ناظرہ وتجوید اور تحفیظ القرآن:** قرآن مجید کو درست پڑھنے اور حفظ کے کورسز ہیں۔
- **تعلیم الحدیث:** صحیح بخاری، ریاض الصالحین کے منتخب ابواب اور علوم الحدیث پر مبنی ہیں۔
- **روشنی کا سفر:** یہ کورس کم پڑھی لکھی لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل کورس ہے۔
- **روشنی کی کرن:** ناخواندہ خواتین ولڑکیوں کی تعلیم وتربیت کورس ہے۔
- **ریالٹی بِچ:** انگریزی زبان میں ہفتہ وار تعلیمی پروگرام ہے۔
- **منارالاسلام:** بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے ہفتہ وار پروگرام اور ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے مفتاح القرآن پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔
- **فہم القرآن:** رمضان المبارک میں روزانہ ایک پارہ کے ترجمہ اور فہم پر مبنی پروگرام ہے۔
- **سمر کورسز:** گرمیوں کی چھٹیوں میں ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر عمر کی خواتین، لڑکیوں اور بچوں کے لیے مختصر دورانیے کے کورسز پڑھائے جاتے ہیں۔
- الہدیٰ کیمپس اور برانچز میں تدریس کے علاوہ گھر بیٹھے بذریعہ خط وکتابت اور آن لائن تعلیم حاصل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

شعبۂ نشرواشاعت: قرآن وسنت کی تعلیم کو عامۃ الناس تک پہنچانے کے لیے الہدیٰ پبلی کیشنز کے تحت مختلف موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس چھپوائے جاتے ہیں اور ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔

- قرآن مجید کی قراءت، ترجمہ وتفسیر، حدیث وسیرت النبی ﷺ، مسنون دعاؤں اور روزمرہ زندگی کے مسائل سے

متعلق رہنمائی پر مبنی آڈیو کیسٹس (Audio)، سی ڈیز (c.d) اور وی سی ڈیز (v.c.d) تیار کی جاتی ہیں۔اسی طرح ریڈیو، ٹی وی اور کیبل چینلز پر چلانے کے لیے بھی پروگرام تیار کیے جاتے ہیں۔

- تحریری اور صوتی مواد مندرجہ ذیل ویب سائٹس: www.farhathashmi.com
www.alhudapk.com سے بلا معاوضہ ڈاؤن لوڈ کر کے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

شعبۂ خدمت خلق: کے تحت متعدد معاشرتی خدمات سرانجام دی جارہی ہیں۔مثلاً

- ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے **تعلیمی وظائف**
- کچی بستیوں میں **تعلیمی اور رفاہی کام**
- **روزگار کی فراہمی** ٹھیلے اور سلائی مشینیں مہیا کر کے
- بیوہ اور نادار خواتین کے لیے **ماہانہ وظائف**
- **میرج بیورو** بلا معاوضہ سہولت
- **دینی و سماجی رہنمائی**
- **کفن کی دستیابی**
- **خاتون کی میت کو غسل** دینے کا بندوبست
- رمضان المبارک میں **راشن کی فراہمی**
- **عیدالاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی**
- **کنوؤں کی کھدائی** کے ذریعے خشک علاقہ جات میں پانی کی فراہمی
- **فری میڈیکل کیمپوں کا قیام**
- مستحق افراد کے لیے **ماہانہ راشن اور کپڑوں کی تقسیم**
- **قدرتی آفات** کے موقع پر ممکنہ ضروری امداد

تحفۂ رمضان

قرآن مجید بامحاورہ ترجمہ وتفسیر

فہم القرآن (1999) اردو ڈاکٹر فرحت ہاشمی	فہم القرآن (2000) اردو ڈاکٹر فرحت ہاشمی
فہم القرآن (2002) اردو ڈاکٹر فرحت ہاشمی	فہم القرآن (2010) اردو ڈاکٹر فرحت ہاشمی
فہم دین (2004) اردو ڈاکٹر ادریس زبیر	تفہیم القرآن (2008) اردو ڈاکٹر ادریس زبیر
تفہیم القرآن (2009) اردو ڈاکٹر ادریس زبیر	فہم القرآن (2002) English آمنہ الہٰی
فہم القرآن (2002) English حجاب اقبال	فہم القرآن (2002) سندھی فرح عباسی
فہم القرآن (2002) پشتو بسمہ کمال	فہم القرآن (2002) بلوچی (زیرِطبع)

رمضان کے متفرق لیکچرز از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

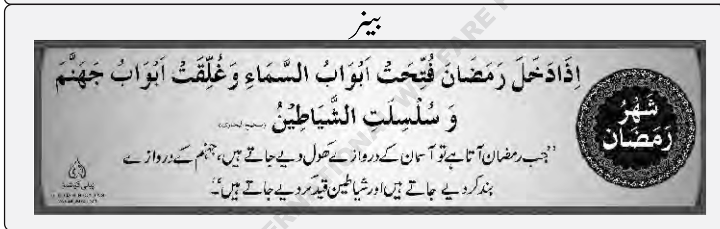
رمضان آ گیا	رمضان معزز مہمان
رمضان مبارک	ہم رمضان کیسے گزاریں؟ (30 پروگرامز)
کرنیں (30 رمضان پروگرامز)	بخاری (کتاب الصوم, کتاب التراویح, ابواب الاعتکاف)
کتاب الصیام (روزوں کے مسائل)	شَهْرُ رَمَضَانَ (CD)

کتب، کارڈز اور پمفلٹس

شَهْرُ رَمَضَانَ رمضان کا مہینہ اور کرنے کے کام	خواتین اور رمضان
قرآنی اور مسنون دعائیں	روزے کے احکام
تقویٰ۔ روزے کا مقصود	رمضان مبارک۔ چند منتخب دعائیں
عیدالفطر	Fasting in Ramazan
رمضان مبارک۔ اردو, سندھی	عید کارڈز

رمضان مبارک کے مقدس لمحات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے
الہدیٰ انٹرنیشنل آپ کے اور آپ کے عزیز و اقارب کے لئے تحفہ ٔرمضان پیش کرتا ہے







شَھرُ رَمَضَان

رحمت کے دروازے کھلتے ہیں!

- رمضان سال کے تمام مہینوں میں سب سے زیادہ افضل مہینہ ہے۔
- جس میں قرآن مجید محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔
- اسی مہینے میں قرآن مجید لوح محفوظ سے بیت العزت میں اتارا گیا۔
- اسی مقدس ماہ میں صحف ابراہیمؑ اور تمام کتب سماویہ تورات، زبور اور انجیل نازل ہوئیں۔
- رمضان کے دنوں میں روزہ رکھنا اور راتوں کا قیام بخشش کا باعث ہے۔
- اسی ماہ میں وہ مبارک رات لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
- اس ماہ کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔
- رمضان کے شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔
- جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔
- شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔
- اس ماہ میں تقویٰ، اخلاص، ہدایت، صبر، انسانی ہمدردی اور تزکیہ نفس جیسی اعلیٰ اقدار حاصل ہوتی ہیں۔
- رمضان تقرب الی اللہ کے حصول کا مہینہ ہے۔
- رمضان اپنے اندر مثبت تبدیلی لانے اور بُری عادات کو اچھی عادات سے بدلنے کا مہینہ ہے۔
- رمضان روحانی، جسمانی، ذہنی اور قلبی صحت حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔ لہٰذا
- رمضان کی آمد پر خوش ہو جائیں، اللہ کا شکر ادا کریں اور اس کی ہر گھڑی کو غنیمت جانیں۔۔۔

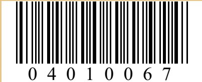
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ (صحیح مسلم: 2496)

"جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اب ہے کوئی جو ان میں داخل ہو!

ISBN 978-969-8665-21-0



پبلی کیشنز
AL-HUDA PUBLICATIONS